:: www.ircpk.com

:: www.ahlulhadeeth.net

بے نماز کا شرعی حکم

از : فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین

و

نماز باجماعت کی اہمیت وفضیلت

از
سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز

ترجمہ
ابوعبدالرحمٰن شبیر بن نور

مع

نمازِ مسنون (وظائف)

مرتب
حضرت علامہ محمد عطاء اللہ حنیف رحمۃ اللہ علیہ

دارالکتاب والسنۃ

1- P.O.BOX: 11106 KARACHI - 75300
2- P.O.BOX: 7056 KARACHI - 75620
PAKISTAN

تعاون
نورِ اسلام اکیڈمی
لاہور —— پاکستان

---

۲ ر س

فتوى حكم تارك الصلاة
للشيخ / محمد بن صالح العثيمين
وفتوى أهمية صلاة الجماعة وفضلها
لسماحة الشيخ / عبد العزيز عبد الله بن باز
ويليه "الصلاة والأذكار" مع ترجمتها باللغة الأردية
للشيخ العلامة / محمد عطاء الله حنيف رحمه الله تعالى

دیگر اُردو مطبوعات

- قرآنِ کریم (مترجم) علامہ وحید الزمان خان
- الرحیق المختوم تالیف: الشیخ صفی الرحمٰن مبارکپوری
- منتقی الاخبار تالیف: امام عبدالسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ
  مع اُردو ترجمہ حدیقۃ الازھار از محمد داؤد راغب رحمانی
- تہذیب الاطفال تالیف: علامہ ابن العثیمین رحمہ اللہ
  ترجمہ: ابوعبدالرحمٰن شبیر بن نور
- قیامت کی ہولناکیاں تالیف: الشیخ / عبدالملک الکلیب
  ترجمہ: ابوعبدالرحمٰن شبیر بن نور
- اسلام کے بنیادی عقائد تالیف: الشیخ / محمد بن صالح العثیمین
  ترجمہ: ابوعبدالرحمٰن شبیر بن نور
- کبیرہ گناہوں کی حقیقت تالیف: ابوعبدالرحمٰن شبیر بن نور
- نمازِ فجر گراں کیوں؟ تالیف: عدنان الطرشہ
  ترجمہ: ابوالمکرم بن عبدالجلیل الانصاری
- شب وروز کی دُعائیں تالیف: پروفیسر کمال عثمانی

حاصل کرنے کا پتہ: دارالفرقان فون: 4358646 فاکس: 4043787

ردمك: ٩-٠٩-٦٧٦-٩٩٦٠

مطبعة سفير تلفون ٤٩٨٠٧٨٠ - ٤٩٨٠٧٧٦ ★ الرياض

:: www.ircpk.com :: www.ahlulhadeeth.net

بے نمازکا شرعی حکم

از: فضیلة الشیخ محمد بن صالح العثیمین

و

نماز باجماعت کی اہمیت و فضیلت

از
سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز

ترجمہ
ابو عبدالرحمٰن شبیر بن نور

مع

نماز مسنون (مع وظائف)

مرتب
حضرت علامہ محمد عطاء اللہ حنیف رحمۃ اللہ علیہ

دار الکتاب والسنۃ
1- P.O.BOX: 11106 KARACHI - 75300
2- P.O.BOX: 7056 KARACHI - 75620
PAKISTAN

تعاون
نور اسلام اکیڈمی
لاہور — پاکستان

Islamic Research Centre Rawalpindi

:: www.ircpk.com :: www.ahlulhadeeth.net

اِس کتاب کے جملہ حقوق پاکستان میں نورِاسلام اکیڈمی
اور پاکستان کے علاوہ دُنیا بھر میں بحق ناشر محفوظ ہیں۔

ح دار الكتاب والسنة ، ١٤١٧هـ

فهرسة مكتبة الملك فهد الوطنية أثناء النشر

العثيمين ، محمد بن صالح .
فتوى حكم تارك الصلاة وفتوى أهمية صلاة الجماعة مع الصلاة والأذكار / محمد بن صالح العثيمين، عبدالعزيز بن عبدالله بن باز، محمد عطاء الله حنيف، ترجمة شبير بن نور . ـ ط٢ . ـ الرياض .
٣٢ ص ؛ ١٢ × ١٧ سم
ردمك : ٩ - ٠٩ - ٦٧٦ - ٩٩٦٠
(النص باللغة الأردية).
١- الصلاة ٢- الفتاوى الشرعية ٣- صلاة الجماعة
أ - ابن باز، عبدالعزيز بن عبدالله (م. مشارك)
ب - حنيف، محمد عطاء الله (م. شارك)
جـ - بن نور، شبير (مترجم) د - العنوان
ديوي ٢٥٢,٢ ١٧/٢١٨٤

رقم الإيداع: ١٧/٢١٨٤
ردمك: ٩ - ٠٩ - ٦٧٦ - ٩٩٦٠

حقوق الطبع محفوظة

الطبعة الثانية
رمضان ١٤١٧هـ

بسم الله الرحمن الرحيم

DAR AL-KITAB WA AL-SUNNAT
Publishers & Booksellers
دار الكتاب والسنة
للنشر والتوزيع

قارئین کے نام

الحمد لله' والصلاه والسلام على رسول الله محمد بن عبدالله
وعلى آله وصحبه ومن سار على دربه الى يوم الدين' وبعد :

محترم قارئین' السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

دارالکتاب والسنہ کی اردو کتب کے سلسلہ اشاعت کی یہ تیسری کتاب آپ کی نذر ہے۔اس سے قبل کتاب "شب و روز کی دعائیں" از پروفیسر کمال عثمانی اور کتاب "شرح اصول الایمان" کا اردو ترجمہ شائع کرنے کے شرف کے علاوہ ہم ساٹھ سے زائد چھوٹی بڑی عربی کتب عربی دان طبقہ کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرچکے ہیں۔

برادران اسلام' عصر حاضر میں مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد نمازوں کی ادائیگی سے سستی برت رہی ہے اور اسے ضائع و برباد کررہی ہے۔ بعض لوگوں کے تساہل اور سستی کا یہ عالم ہے کہ وہ اسے بالکل چھوڑ چکے ہیں' بعض جمعہ اور عیدین کی حد تک ادا کرتے ہیں اور کئی ایک پڑھتے تو ہیں لیکن اکثراوقات جماعت سے ادا نہیں کرتے اور بیشتر نماز کے ترجمہ سے نابلد ہیں۔

زیر نظر کتابچے میں ہم نے علامہ الشیخ / محمد العثیمین کے بے نماز کے متعلق فتویٰ کے ہمراہ حضرت العلامہ الشیخ / عبدالعزیز بن باز کا نماز باجماعت اور اس کی فضیلت پر جاری کردہ فتویٰ شامل اشاعت کرنے کے ساتھ ہی کتابچہ کے آخر میں نماز مترجم از علامہ الشیخ محمد عطاء اللہ حنیف رحمتہ اللہ علیہ بھی ذکر کردی ہے تاکہ جہاں قارئین پر "بے نماز کے متعلق شرعی حکم"☆ اور "نماز باجماعت کی اہمیت وفضیلت" واضح ہو وہیں نماز کے ترجمہ سے بھی واقفیت حاصل ہو جائے۔

ہماری دعا ہے اللہ تعالیٰ تینوں جلیل القدر بزرگوں کے ہمراہ فاضل مترجم اور ناشر کو بھی اجر عظیم سے نوازے اور اس کوشش کو تارک نماز اور تارک جماعت مسلمانوں کی ہدایت کا سبب بنائے' آمین۔ بے شک وہ ہر شئے پر قادر ہے۔ والسلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

آپ کا دینی بھائی
ابو سلطان مغل
۴/ ذوالحجہ ۱۴۱۴ھ

☆ اس موضوع پر الشیخ محمد العثیمین کا مفصل رسالہ بھی ہم شائع کررہے ہیں' ان شاءاللہ

371/4 Gazdarabad Karachi (Pak) Telefax:- 0092-21-722992

Islamic Research Centre Rawalpindi

:: www.ahlulhadeeth.net

:: www.ircpk.com

دریچہ

موضوعات — صفحہ نمبر

☆ قارئین کے نام ____ ۳

☆ بے نماز کے لئے شرعی حکم ____ ۵

از : علامہ الشیخ محمد بن صالح العثیمین

☆ نماز باجماعت کی اہمیت و فضیلت ____ ۱۲

از : سماحۃ الشیخ/عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز

☆ نماز (مترجم) ____ ۲۲

از : علامہ محمد عطاء اللہ حنیف (رحمۃ اللہ علیہ)

☆ بعد نماز کے وظیفے ____ ۲۸

☆ دُعائے قنوت ____ ۳۲

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بے نماز کے لئے شرعی حکم

فتویٰ : فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین حفظہ اللہ

الحمدللہ' والصلاۃ والسلام علی نبینا محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم..........امابعد :

اے مسلمان بھائی! فضیلت الشیخ محمد بن صالح العثیمین کی خدمت میں ایک سوال کیا گیا جو کہ اس پرچے میں درج ہے۔

سوال : ایک آدمی اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دیتا ہے لیکن وہ نہیں مانتے۔ آیا وہ ان کے ساتھ رہے یا گھر چھوڑ کر چلا جائے؟

جواب : اگر اس کے گھر والے بالکل نماز نہیں پڑھتے تو وہ کافر ہیں' مرتد اور اسلام سے خارج ہیں۔ ان کے ساتھ رہائش رکھنا جائز نہیں۔ البتہ اس پر فرض عائد ہوتا ہے کہ ان کو دعوت دیتا رہے' بار بار اور اصرار سے کہتا رہے۔ کچھ بعید نہیں کہ اللہ انہیں ہدایت عطا فرمادے۔ حقیقت یہ ہے کہ نماز کا تارک کافر ہے۔ قرآن کریم' سنتِ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کا فتویٰ اس کی دلیل ہے۔ علاوہ ازیں عقل سلیم کا بھی یہی تقاضا ہے۔

قرآن کریم نے مشرکوں کے بارے میں فرمایا :

Islamic Research Centre Rawalpindi

:: www.ahlulhadeeth.net

:: www.ircpk.com

﴿ فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَآتَوُا الزَّكٰوةَ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ ۗ وَنُفَصِّلُ الْآيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ○﴾ (التوبہ : ١١)

"پس اگر یہ توبہ کر لیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں تو تمہارے دینی بھائی ہیں۔"

آیت کے مفہوم میں یہ بات از خود شامل ہے کہ اگر وہ ایسا نہ کریں تو تمہارے دینی بھائی نہیں۔ واضح رہے کہ گناہ چاہے کتنا ہی بڑا ہو اس کی وجہ سے دینی بھائی چارے کی نفی نہیں کی جا سکتی' البتہ اسلام سے خارج ہونے کی صورت میں ہی دینی بھائی چارہ ختم ہوتا ہے۔

حدیث میں رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے :

((بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ وَالشِّرْكِ تَرْكُ الصَّلَاةِ)) (صحیح مسلم)

"کفر و شرک اور بندے کے درمیان نماز کا معاملہ حائل ہے۔"

حضرت بریدۃ رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا :

((اَلْعَهْدُ الَّذِي بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلَاةُ، فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ)) (سنن الترمذی' سنن النسائی)

"ہمارے اور کافروں کے درمیان اصل فرق نماز کا ہے' جس نے نماز چھوڑ دی اس نے کفر کیا۔"

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم میں سے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ

عنہ کا قول ہے :

((لَا حَظَّ فِي الْإِسْلَامِ لِمَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ)) (موطا امام مالک)

"جس نے نماز چھوڑ دی اس کا اسلام میں ذرا بھی حصہ نہیں۔"

حضرت عبداللہ بن شقیق کا قول ہے کہ :

"نماز کے علاوہ کسی کام کے چھوڑنے کو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کفر شمار نہیں کرتے تھے۔" (سنن الترمذی)

عقل سلیم سے پوچھئے کہ اگر ایک آدمی کے دل میں رائی کے دانے جتنا ایمان ہو' اسے نماز کی اہمیت کا بھی علم ہو' یہ بھی خبر ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی سخت تاکید کی ہے' پھر کیا عقل سلیم یہ بات تسلیم کرتی ہے کہ وہ آدمی مسلسل نماز کا تارک ہو سکتا ہے؟ سیدھی سی بات ہے کہ ایسا ناممکن ہے۔

جو لوگ تارکِ نماز کو کافر قرار دینے سے انکار کرتے ہیں ان کے دلائل پر میں نے غور کیا ہے' ان کے تمام دلائل چار شکلوں میں منحصر ہیں :

(١) ان کی بات میں دلیل والی کوئی وجہ ہی نہیں ہے۔

(٢) ان کی دلیل کسی ایسی صفت کے ساتھ مقید ہے کہ اس کے ساتھ ترکِ نماز ممکن ہی نہیں۔

(٣) ایسی صورت حال درپیش ہے کہ نماز چھوڑنے والا معذور قرار پاتا ہے۔

(٤) ان کی دلیل عمومی ہے' تارکِ نماز کو کافر قرار دینے والی احادیث سے

Islamic Research Centre Rawalpindi

:: www.ahlulhadeeth.net

اس کی تخصیص ہو جاتی ہے۔

جب یہ بات واضح ہو گئی کہ نماز کا تارک کافر ہے تو اس پر مرتد والے احکام نافذ ہوں گے۔ کسی نص (قرآن پاک کی آیت یا صحیح حدیث) میں یہ نہیں آیا ہے کہ نماز کا تارک مسلمان شمار ہو سکتا ہے یا وہ جنت میں جائے گا یا جہنم کی آگ سے بچ سکے گا۔ یا اس طرح کی کوئی اور دلیل موجود ہو جس کی وجہ سے تارکِ نماز پر لاگو حقیقی کفر کو کفرِ نعمت (ناشکری) یا کفر دون کفر (بڑے کفر کی بجائے چھوٹا کفر) والی تاویل و توجیہ کی ہمیں ضرورت ہو۔ واضح رہے کہ مرتد پر مندرجہ ذیل احکام لاگو ہوتے ہیں :

۱۔ کسی مسلمان لڑکی کا نکاح اس سے نہ کروایا جائے اور اگر نکاح پہلے سے موجود ہے اور اب نماز نہیں پڑھتا تو ان کا نکاح باطل قرار پائے گا' کوئی مسلمان خاتون اس کے لئے حلال نہیں۔

مہاجر خواتین کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا فرمان اس کی دلیل ہے :

﴿ فَإِنْ عَلِمْتُمُوهُنَّ مُؤْمِنَاتٍ فَلَا تَرْجِعُوهُنَّ إِلَى الْكُفَّارِ ۖ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّونَ لَهُنَّ ﴾

(الممتحنہ : ۱۰)

"پھر جب تمہیں معلوم ہو جائے کہ وہ مومن ہیں تو انہیں کفار کی طرف واپس نہ کرو' نہ وہ کفار کے لئے حلال ہیں اور نہ کفار ان کے لئے حلال۔"

۲۔ اگر نکاح کے بعد مرد نے نماز چھوڑ دی تو اس کا نکاح فسخ ہو جائے

:: www.ircpk.com

گا' مسلمان بیوی اس کے لئے حلال نہیں۔ اس کی دلیل مذکورہ بالا آیت ہے۔ اس مسئلہ کی باقی تفصیلات اہل علم کے ہاں معروف ہیں کہ آیا ترکِ نماز ازدواجی ملاقات سے پہلے سے تھی یا بعد میں شروع ہوئی۔

۳۔ اگر بے نماز ذبح کرے تو اس کا ذبیحہ نہ کھایا جائے' اس لئے کہ وہ حرام ہے۔ یہودی یا عیسائی کا ذبیحہ تو ہمارے لئے جائز ہے مگر بے نماز کا نہیں' اس لئے کہ بے نماز کا ذبیحہ یہودی اور عیسائی کے ذبیحہ سے زیادہ شریعت میں ناپسندیدہ ہے---والعیاذ باللہ۔

۴۔ بے نماز مکہ شہر تو کیا اس کی حدود میں بھی داخل نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هَٰذَا ﴾

(التوبہ : ۲۸)

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو' مشرکین ناپاک ہیں' لہٰذا اس سال کے بعد یہ مسجد حرام کے قریب نہ پھٹکنے پائیں۔"

۵-- اگر بے نماز کے قرابت داروں میں سے کوئی فوت ہو جائے تو وراثت میں اس کا کوئی حق نہیں۔ مثلاً ایک نمازی مسلمان مرجاتا ہے' اس کے ورثاء میں اس کا ایک حقیقی بے نماز بیٹا اور چچا زاد بھائی ہے۔ بھلا کون وارث بنے گا؟ اس کے حقیقی بیٹے کے بجائے اس کے چچا زاد بھائی کو وراثت ملے گی۔

Islamic Research Centre Rawalpindi

:: www.ahlulhadeeth.net

:: www.ircpk.com

Islamic Research Centre Rawalpindi

اس کی دلیل حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کردہ حدیث ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا :

((لَا یَرِثُ الْمُسْلِمُ الْکَافِرَ وَلَا الْکَافِرُ الْمُسْلِمَ)) (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

"مسلمان کافر کا وارث نہیں ہو سکتا اور کافر مسلمان کا وارث نہیں بن سکتا۔"

ایک دوسرے موقع پر آپ ﷺ نے فرمایا :

((اَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِاَھْلِھَا، فَمَا بَقِیَ فَھُوَ لِاَوْلٰی رَجُلٍ ذَکَرٍ)) (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

"تمام حقداروں کو وراثت میں سے ان کا حصہ دے دو اور جو بچ رہے تو وہ مرد کے مذکر رشتہ داروں یعنی عصبہ کا حق ہے۔"

اس ایک مثال کے ذریعے باقی تمام ورثاء کا حکم معلوم ہو جاتا ہے۔

۶۔ بے نماز جب مرجائے تو اسے غسل دیا جائے اور نہ کفن۔ نہ تو اس کا جنازہ پڑھا جائے اور نہ ہی اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے۔ تب اس کے ساتھ کیا کیا جائے؟ اسے صحرا میں لے جائیں اور گڑھا کھود کر کپڑوں سمیت دفن کردیں، اس لئے کہ شرعاً اس کا کوئی احترام نہیں۔ اس سے یہ بات بھی سامنے آتی ہے کہ اگر کسی کو معلوم ہو کہ اس کا کوئی عزیز یا تعلق دار نماز نہیں پڑھتا اور اب وہ مرگیا ہے تو اس شخص کے لئے جائز نہیں کہ اس کی میت کو عام مسلمانوں کے سامنے نماز جنازہ کے لئے لائے۔

۷۔ قیامت کے روز فرعون، ہامان، قارون اور اُبَی بن خلف جیسے کافر لیڈروں کے ساتھ اس کا حشر ہوگا --- والعیاذ باللہ --- بے نماز کبھی جنت میں داخل نہیں ہو سکے گا اور کسی عزیز یا تعلق دار کے لئے یہ بھی جائز نہیں کہ اس کے حق میں رحمت و مغفرت کی دعا کرے، اس لئے کہ وہ کافر ہے، لہٰذا دعا کا مستحق نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿مَا کَانَ لِلنَّبِیِّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَنْ یَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِکِیْنَ وَلَوْ کَانُوْا اُولِیْ قُرْبٰی مِنْ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَھُمْ اَنَّھُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِیْمِ﴾ (التوبہ : ۱۱۳)

"نبی اور ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں زیبا نہیں ہے کہ مشرکوں کے لئے مغفرت کی دعا کریں چاہے وہ ان کے رشتے دار ہی کیوں نہ ہوں۔ جب کہ ان پر یہ بات کھل چکی ہے کہ وہ جہنم کے مستحق ہیں۔"

میرے بھائیو! معاملہ بہت خطرناک ہے اور افسوس کی بات یہ ہے کہ بہت سارے لوگ اس مسئلے میں سستی کا شکار ہیں اور گھر میں ان لوگوں کے ساتھ رہائش پذیر ہیں جو نماز نہیں پڑھتے --- اور یہ قطعاً جائز نہیں ہے ---- واللہ اعلم۔ وصلی اللہ علی نبینا محمد و علیٰ آلہ وصحبہ اجمعین

فتویٰ از :

فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین

حفظہ اللہ تعالیٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نماز باجماعت کی اہمیت و فضیلت

از : سماحۃ الاستاذ' فضیلۃ الشیخ علامہ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز
مفتی المملکۃ العربیۃ السعودیۃ ورئیس دارالافتاء' الریاض

تمام مسلمانوں کے نام ایک پیغام میں آپ فرماتے ہیں کہ :

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو اپنی رضا کے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے' خوفِ خدا اور راہِ تقویٰ پر چلنے والوں میں' مجھے اور تمام مسلمانوں کو شامل فرمالے۔ آمین۔

امر واقعہ یہ ہے کہ مسلمانوں کی ایک بڑی اکثریت محض سستی اور کوتاہی کی وجہ سے نماز باجماعت کا اہتمام نہیں کرتی۔ یہ کھلم کھلا گناہ کبیرہ ہے اور اس میں بھی قطعاً کوئی شک نہیں کہ یہ بہت بڑی برائی ہے' لہٰذا اس کا انجام بھی بہت خطرناک ہے۔ اس لئے تمام اہل علم کی ذمہ داری ہے کہ لوگوں کو اس مسئلے کی طرف متوجہ کریں اور اس صورت حال کے خوفناک انجام سے لوگوں کو ڈرائیں' اس لئے کہ نماز باجماعت چھوڑنا بہت بڑا گناہ ہے۔ ایسے اہم مسئلے پر خاموشی نہیں اختیار کی جاسکتی۔ اور یہ بھی واضح ہے کہ اتنے اہم حکم شریعت پر کسی مسلمان کو سستی نہیں کرنی چاہئے۔ خود اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں نماز باجماعت کا حکم دیا ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے اس حکم

کی مزید وضاحت اور تفسیر بیان کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کثرت سے نماز کا تذکرہ قرآن حکیم میں فرمایا ہے' اس کے فضائل بیان کئے ہیں' اسے باجماعت اور پابندی سے ادا کرنے کا حکم دیا ہے اور یہ بھی بتادیا ہے کہ اس معاملے میں سستی اور کوتاہی کا مظاہرہ کرنا منافقین کی نشانی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

﴿ حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ۚ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ۝ ﴾ (البقرہ : ۲۳۸)

"تمام نمازیں پابندی سے ادا کرو اور بالخصوص درمیانی نماز (عصر کی نماز) اور تابع فرمان بن کر اللہ کے سامنے کھڑے ہو جاؤ"۔

جو مسلمان اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ مل کر نماز ادا نہیں کرتا آخر اس کے بارے میں کس طرح معلوم ہو سکے گا کہ واقعی وہ نماز کا پابند ہے اور نماز کو وہ قابل تعظیم کام سمجھتا ہے۔ باجماعت نماز ادا کرنا فرض ہے۔ اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ۝ ﴾ (البقرہ : ۴۳)

"اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ مل کر رکوع کرو"۔

یہ آیت مبارکہ نماز باجماعت ادا کرنے کے لئے "نصِ صریح" یعنی واضح حکم کا درجہ رکھتی ہے۔ اگر محض نماز ادا کرلینا ہی کافی ہوتا تو آیت مبارکہ کے

:: www.ahlulhadeeth.net

آخر میں "وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ" (رکوع کرنے والوں کے ساتھ مل کر رکوع کرو) کہنے کی قطعاً ضرورت نہ تھی، کیونکہ نماز پڑھنے کا حکم تو آیت کے ابتدائی حصے میں آ ہی چکا تھا۔

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

﴿ وَإِذَا كُنْتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ وَلْيَأْخُذُوا أَسْلِحَتَهُمْ، فَإِذَا سَجَدُوا فَلْيَكُونُوا مِنْ وَّرَائِكُمْ وَلْتَأْتِ طَائِفَةٌ أُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوا فَلْيُصَلُّوا مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوا حِذْرَهُمْ وَ أَسْلِحَتَهُمْ، ......الخ﴾ (النساء : ۱۰۲)

"(دورانِ جنگ نماز باجماعت کا طریقہ بیان کرتے ہوئے فرمایا:) جب آپ خود مسلمانوں کے درمیان موجود ہوں اور باجماعت نماز ادا کر رہے ہوں تو (اس کا طریقہ یہ ہے کہ) ان میں سے ایک گروہ آپ کے ساتھ نماز میں شریک ہو جائے اور وہ اپنے ہتھیار اپنے ساتھ رکھیں۔ جب وہ ایک رکعت پوری کرلیں تو وہ لوگ پیچھے ہٹ جائیں اور دوسرا گروہ جس نے ابھی نماز نہیں پڑھی ہے آ کر آپ کے ساتھ نماز پڑھے، وہ بھی چوکنے ہو کر رہیں اور اپنے ہتھیار سنبھال کر رکھیں۔"

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے حالتِ جنگ بلکہ عین دورانِ جنگ میں بھی نماز باجماعت ادا کرنے کا حکم دیا ہے، تو حالتِ امن و سکون میں کیا حکم ہونا چاہیے؟ نماز باجماعت کی اگر کسی کو معافی مل سکتی تھی تو دشمن کے سامنے صف آراء ان لوگوں کو مل سکتی تھی جنہیں دشمن کے حملے کا ہر وقت خطرہ لگا رہتا

:: www.ircpk.com

تھا۔ جب ایسے پُرخطر حالات میں گھرے ہوئے لوگوں کو نماز باجماعت چھوڑنے کی اجازت نہیں ملی تو معلوم ہوا کہ نماز باجماعت ادا کرنا سب سے اہم فرض ہے جو کسی بھی شکل اور صورت حال میں نہیں چھوڑا جاسکتا۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا :

((لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ بِالصَّلَاةِ فَتُقَامَ ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ ثُمَّ أَنْطَلِقَ بِرِجَالٍ مَعَهُمْ حُزَمٌ مِنْ حَطَبٍ إِلٰى قَوْمٍ لَا يَشْهَدُونَ الصَّلَاةَ فَأُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ)) (بخاری و مسلم)

"میں نے پختہ ارادہ کرلیا تھا کہ نماز کا حکم دوں، جب اذان ہو جائے تو کسی کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے، پھر ایسے لوگوں کی طرف جاؤں جو نماز (باجماعت) میں شریک نہیں ہوتے اور میرے ہمراہ ایسے ساتھی ہوں جن کی پاس لکڑیوں کا گٹھا ہو اور میں جماعت میں نہ پہنچنے والوں کے گھروں کو ان کے سمیت جلادوں۔"

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ دورِ صحابہ میں نماز باجماعت کی اہمیت بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں :

((لَقَدْ رَأَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنِ الصَّلَاةِ إِلَّا مُنَافِقٌ قَدْ عُلِمَ نِفَاقُهُ أَوْ مَرِيضٌ، إِنْ كَانَ الْمَرِيضُ لَيَمْشِي بَيْنَ رَجُلَيْنِ حَتّٰى يَأْتِيَ الصَّلَاةَ۔ وقال : إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَلَّمَنَا سُنَنَ الْهُدٰى، وَإِنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدٰى الصَّلَاةَ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي يُؤَذَّنُ فِيهِ)) (مسلم)

Islamic Research Centre Rawalpindi

"میں نے اپنے ساتھیوں کو دیکھا ہے' کوئی بھی نماز سے پیچھے نہیں رہتا تھا سوائے اس منافق کے جس کا نفاق سب کو معلوم ہو یا بیمار کے' حتیٰ کہ مریض بھی دو آدمیوں کے درمیان چل کر نماز تک پہنچتا تھا۔"

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے مزید فرمایا :

"رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ہدایت کے تمام راستے سکھلا دیئے تھے' جس مسجد میں اذان ہوتی ہو وہاں نماز ادا کرنا ہدایت کا طریقہ ہے۔"

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی بات کو مزید تفصیل سے بیان کرتے ہوئے فرمایا :

"جس آدمی کو اس بات کی خوشی ہو کہ کل قیامت کے روز اس کی ملاقات اللہ تعالیٰ سے حالتِ ایمان کے ساتھ ہو وہ ان نمازوں کی پابندی کرے جہاں بھی اذان ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی ﷺ کے لئے ہدایت کے طریقے مقرر فرما دیئے ہیں اور نماز باجماعت ادا کرنا ہدایت کے طریقے کا حصہ ہے۔ اگر تم گھروں میں نماز ادا کرو جس طرح یہ پیچھے رہنے والا اپنے گھر میں نماز ادا کرتا ہے تو تم اپنے نبی ﷺ کے طریقے کو چھوڑ بیٹھو گے اور اگر تم نے اپنے نبیؐ کے طریقے کو چھوڑ دیا تو ضرور گمراہ ہو جاؤ گے۔ اور جو کوئی آدمی اچھے طریقے سے طہارت کا اہتمام کرے (استنجا کرے اور وضو کرے) پھر کسی مسجد کا رخ کرے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک ایک قدم کے بدلے میں نیکی لکھ دیتے ہیں اور ایک ایک قدم کے بدلے

گناہ معاف کر دیتے ہیں۔ میں نے اپنے ساتھیوں کو دیکھا ہے کہ نماز باجماعت سے کوئی پیچھے نہیں رہتا تھا' ہاں البتہ معروف و مشہور منافق ضرور جماعت سے پیچھے رہ جاتا تھا۔ حتیٰ کہ بیمار یا بوڑھے آدمی کا حال یہ ہوتا تھا کہ اسے دو آدمیوں کے درمیان گھسیٹ کر لایا جاتا اور صف میں لا کھڑا کیا جاتا۔"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ :

((اِنَّ رَجُلًا اَعْمٰی قَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ لَيْسَ لِيْ قَائِدٌ يُّلَازِمُنِيْ اِلَى الْمَسْجِدِ' فَهَلْ لِيْ رُخْصَةٌ اَنْ اُصَلِّيَ فِيْ بَيْتِيْ؟ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "هَلْ تَسْمَعُ النِّدَاءَ بِالصَّلَاةِ" قَالَ : نَعَمْ' قَالَ : "فَاَجِبْهُ")) (صحیح مسلم)

"ایک نابینا آدمی نے آپ ﷺ سے دریافت فرمایا کہ میری راہنمائی کرنے والا کوئی نہیں ہے جو مجھے مسجد تک لے آیا کرے' کیا مجھے گھر میں نماز ادا کرنے کی اجازت ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا : "کیا تجھے اذان سنائی دیتی ہے؟" اس نے کہا : "ہاں" تو آپ ﷺ نے اسے حکم دیا : "تب نماز پر ضرور پہنچا کرو۔"

ایک موقع پر آپ ﷺ نے فرمایا :

((مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ فَلَمْ يَاْتِ فَلَا صَلَاةَ لَهٗ اِلَّا مِنْ عُذْرٍ)) (ابو داؤد' المستدرک للحاکم)

"جس آدمی نے اذان سنی اس کے باوجود نماز تک نہیں پہنچا اس کی

Islamic Research Centre Rawalpindi

نماز قابل قبول نہیں' الایہ کہ اس کے پاس عذر ہو۔"

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا گیا کہ عذر سے کیا مراد ہے؟ تو آپ نے فرمایا : "جان یا مال کا خطرہ یا بیماری"۔

باجماعت نماز کی فضیلت بہت ساری احادیث سے ثابت ہے اور بالخصوص مسجد میں جا کر باجماعت نماز ادا کرنا۔ اور پھر مسجدیں تو بنائی ہی اس لئے جاتی ہیں کہ وہاں کثرت سے اللہ کا ذکر ہو اور اللہ کے نام کی بڑائی بیان ہو۔ چنانچہ ہر مسلمان پر فرض ہے کہ وہ باجماعت نماز کا اہتمام کرے اور کوشش کرکے نماز تک پہنچے۔ اپنی اولاد کو' اپنے قریبی رشتے داروں کو' اپنے پڑوسیوں کو اور تمام مسلمان بھائیوں کو اس ضمن میں بار بار تاکید کرتا رہے۔

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی پیروی اسی شکل میں ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ؐ کی نافرمانی سے بھی اسی شکل میں بچا جا سکتا ہے۔ مسلمان منافقوں کی مشابہت سے اسی طرح دور ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے منافقوں کی جن بری اور قابل نفرت عادتوں کا ذکر کیا ہے ان میں سے ایک عادت نماز کے بارے میں سستی کا مظاہرہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿إِنَّ الْمُنٰفِقِينَ يُخٰدِعُونَ اللّٰهَ وَهُوَ خٰدِعُهُمْ ۚ وَإِذَا قَامُوا إِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوا كُسَالٰى يُرَاءُونَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُونَ اللّٰهَ إِلَّا قَلِيلًا ۝ مُذَبْذَبِينَ بَيْنَ ذٰلِكَ ۚ لَا

إِلٰى هٰؤُلَاءِ وَلَا إِلٰى هٰؤُلَاءِ ۚ وَمَنْ يُضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهُ سَبِيلًا ۝﴾ (النساء : ١٤٣)

"یہ منافق اللہ کے ساتھ دھوکہ بازی کر رہے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ہی انہیں دھوکہ میں ڈال رکھا ہے' جب یہ نماز کے لئے اٹھتے ہیں تو کسمساتے ہوئے محض لوگوں کو دکھانے کی خاطر اٹھتے ہیں اور اللہ کو کم ہی یاد کرتے ہیں۔ کفر و ایمان کے درمیان ڈانوا ڈول ہیں' نہ پورے اِس طرف ہیں نہ پورے اُس طرف' جسے اللہ نے بھٹکا دیا ہو اس کے لئے تم کوئی راستہ نہیں پا سکتے۔"

باجماعت نماز چھوڑ دینا' مستقل ترکِ نماز کے اسباب میں سے سب سے بڑا سبب ہے۔ اور یہ مسئلہ بھی بہت واضح ہے کہ سرے سے نماز نہ پڑھنا نہ صرف گمراہی ہے بلکہ کفر عظیم ہے اور انسان دائرۂ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے :

((اَلْعَهْدُ الَّذِي بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلَاةُ، فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ)) (مسند احمد' ترمذی' نسائی)

"ہمارے اور کافروں کے درمیان اصل فرق نماز کا ہے' پس جس نے نماز چھوڑ دی اس نے کفر کیا۔"

نماز کی اہمیت کے بیان' اسے بالالتزام ادا کرنے' اللہ کے حکم کے مطابق اسے قائم کرنے' نیز ترکِ نماز کے سلسلے میں متعدد آیاتِ کریمہ اور احادیثِ شریفہ آئی ہیں اور یہ سب کی سب اہل علم کے ہاں معلوم و معروف ہیں۔ چنانچہ ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے کہ نماز کو بروقت ادا کرے' جس طرح اللہ

Islamic Research Centre Rawalpindi

:: www.ircpk.com
:: www.ahlulhadeeth.net

تعالیٰ نے حکم دیا ہے نماز کو باجماعت اور مسجد میں جا کر اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ ادا کرے۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کا یہی طریقہ ہے اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کے غضب اور اس کی دردناک سزا سے بچا جا سکتا ہے۔

جب صحیح بات سامنے آجائے اور دلائل سے بھی واضح ہو جائے تو فلاں یا فلاں کے قول کی آڑ لے کر حق سے منہ نہیں موڑنا چاہئے' اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا۝﴾ (النساء : ۵۹)

"پھر اگر تمہارے درمیان کسی معاملے میں نزاع ہو جائے تو اسے اللہ اور رسول کی طرف پھیر دو' اگر تم واقعی اللہ اور روز آخر پر ایمان رکھتے ہو۔ یہی ایک صحیح طریق کار ہے اور انجام کے اعتبار سے بھی بہتر ہے۔"

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ۝﴾ (النور : ۶۳)

"رسول کے حکم کی خلاف ورزی کرنے والوں کو ڈرنا چاہئے کہ وہ کسی فتنے میں گرفتار نہ ہو جائیں یا ان پر دردناک عذاب نہ آ جائے۔"

جس انسان کے پاس معمولی سوجھ بوجھ اور بصیرت ہو اسے بھی معلوم ہے کہ نماز باجماعت میں کس قدر فائدے ہیں اور کس قدر بھلائیاں اس میں پوشیدہ ہیں۔ ان میں سے اہم ترین فائدے درج ذیل ہیں :

۱۔ باہمی تعارف حاصل کرنا۔
۲۔ نیکی اور تقویٰ کے معاملے میں تعاون کرنا۔
۳۔ اچھی باتوں کی تلقین اور اس راہ کی مشکلات پر صبر کی نصیحت کرنا۔
۴۔ نیکی میں پیچھے رہنے والوں کو حوصلہ دینا۔
۵۔ نادان اور ناواقف کو مسائل دین کی تعلیم دینا۔
۶۔ منافقوں کو غصہ دلانا اور ان کے راستے سے دور رہنا۔
۷۔ بندگان خدا کے درمیان شعائر اللہ کا چرچا کرنا۔
۸۔ قول و عمل کے ذریعے اللہ کے احکام کی دعوت دینا۔

اس کے علاوہ بھی متعدد دوسرے فائدے ہیں۔

اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ سب کو ہر اس کام کی توفیق بخشے جس میں اس کی رضا شامل ہو اور جو ہماری دنیا و آخرت کی اصلاح کا ذریعہ ہو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو نفس کی شرارت اور برے اعمال کی نحوست سے محفوظ فرمائے' کافروں اور منافقوں کی مشابہت سے بھی دور رکھے۔ اللہ بہت مہربان اور کریم ہے۔

ترجمہ : ابو عبدالرحمٰن شبیر بن نور
الدوادمی۔ الریاض۔ سعودی عرب

:: www.ircpk.com
:: www.ahlulhadeeth.net
Islamic Research Centre Rawalpindi

نماز

تکبیر تحریمہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

اللہ بہت بڑا ہے۔

دعائے استفتاح تکبیر تحریمہ کے بعد آنحضرت ﷺ یہ دُعا پڑھا کرتے تھے:

اَللّٰھُمَّ بَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَایَ کَمَا

اے اللہ! دوری ڈال درمیان میرے اور میرے گناہوں کے جس قدر کہ

بَاعَدْتَّ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ۔ اَللّٰھُمَّ نَقِّنِیْ

دور رکھا ہے آپ نے مشرق کو مغرب سے۔ یا اللہ صاف کردے

مِنَ الْخَطَایَا کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ

مجھے گناہوں سے جس طرح صاف کیا جاتا ہے کپڑا سفید میل کچیل سے

اَللّٰھُمَّ اغْسِلْ خَطَایَایَ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ

یا اللہ! دھو ڈال میرے گناہ پانی، برف اور اولوں سے

ثناء سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ

پاک ہے تو اے اللہ اور آپ ہی کی حمد ہے اور بابرکت ہے

اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ

نام آپ کا اور بلند ہے آپ کی شان، اور نہیں کوئی عبادت کے لائق آپ کے سوا۔

تعوّذ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے

سورۂ فاتحہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا رحم والا نہایت مہربان ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

ہر طرح کی تعریف اللہ کیلئے ہے جو پالنے والا ہے تمام کائنات کا۔ نہایت رحم والا بڑا مہربان

مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ○ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ○

مالک ہے دن جزا کا۔ تیری ہی ہم عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے ہم مدد چاہتے ہیں۔

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ

دکھا تو ہمیں راہ سیدھی۔ راہ اُن کی جو انعام فرمایا

عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ○ اٰمِیْن

آپ نے ان پر، نہ ان کی جو غضب نازل ہوا ان پر اور نہ گمراہوں کی۔ دُعا قبول فرما

سورۂ فاتحہ کے بعد قرآن کریم کا کوئی ایک حصہ یا کوئی ایک سورت پڑھ لی جائے۔ تین چھوٹی سورتیں (سورۂ اخلاص، معوذتین)

:: www.ircpk.com
:: www.ahlulhadeeth.net

رکوع کی تسبیح
کم از کم تین دفعہ یہ دونوں یا ایک تسبیح رکوع میں پڑھی جائے :

۱۔ سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي[1]

پاک ہے تُو اے اللہ! رب ہمارے اور تمام تعریفوں کے لائق ہے تو، الٰہی مجھے بخش دے

۲۔ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ[2]

پاک ہے رب میرا بزرگ۔

رکوع سے اُٹھنے کی دُعا
سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ[3]

سن لیا اللہ نے جس نے اسکی تعریف کی

رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ۔ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ[4]

اے رب ہمارے اور آپ کیلیے ہے تعریف۔ تعریف بہت پاکیزہ بابرکت

سجدہ کی تسبیح
۱۔ سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا

پاک ہے تُو اے اللہ رب ہمارے

وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي[5]

اور تمام تعریفوں کے لائق ہے تو الٰہی! مجھے بخش دے۔

[1] مشکوٰۃ باب الرکوع فصل اوّل
[2] ایضاً فصل دوم
[3] مشکوٰۃ باب الرکوع فصل اوّل
[4] ایضاً
[5] مشکوٰۃ فصل اوّل

۲۔ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى[1]

پاک ہے رب میرا بہت بلند۔

رکوع اور سجدہ کی کوئی بھی تسبیح دس، سات، پانچ مرتبہ بہتر ہے (تین بار سے کم نہ ہو)

دو سجدوں کے درمیان کی دُعا
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي

الٰہی! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما

وَاجْبُرْنِي وَارْفَعْنِي وَاهْدِنِي وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي۔[2]

اور میرے نقصان پورے کر اور مجھے بلندی عطا کر اور مجھے ہدایت دے اور صحت دے اور رزق دے۔

تشہد
اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ

سب زبانی عبادتیں (دُرود وظیفے) اللہ کیلیے ہیں اور سب عجز و نیاز اور سب صدقے خیرات بھی

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ

سلام ہو تجھ پر اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) اور رحمت اللہ کی

وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ

اور اُسکی برکتیں سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں

[1] مشکوٰۃ باب الرکوع فصل دوم
[2] مشکوٰۃ باب السجود فصل دوم۔ لیکن "وَاجْبُرْنِي" اور "وَارْفَعْنِي" کا لفظ کتاب الاذکار (ص ۲۸ بحوالہ سنن بیہقی) میں ہے۔

:: www.ircpk.com :: www.ahlulhadeeth.net

الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

پر ، میں اِقرار کرتا ہوں کہ نہیں لائق عبادت کے مگر اللہ

وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔[1]

اور اِقرار کرتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے بندے اور اُسکے رسُول ہیں۔

درود شریف اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی

اِلٰہی! رحم وکرم فرما! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حضرت

اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی آل پر جس طرح کہ آپنے رحم وکرم فرمایا حضرت ابراہیم (علیہ السلام) پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام

اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى

کی آل پر بیشک آپ ہیں تعریف کے لائق اور بزرگی والے۔ اے اللہ برکت نازل فرما حضرت

مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر جس طرح آپنے برکت نازل کی حضرت

اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔[2]

ابراہیم (علیہ السلام) پر اور حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کی آل پر بیشک آپ ہیں تعریف کے لائق بزرگی والے

آخری تشہد کی دعائیں ۱۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنْ

یا اللہ! یقیناً میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں

[1]، [2] (برصفحہ ۲۷)

عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ

عذاب قبر سے اور آپکی پناہ چاہتا ہوں جہنم کے عذاب سے

وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ

اور آپ کی پناہ میں آتا ہوں مسیح دجال کے فتنے سے ،

وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ۔

اور آپکی پناہ میں آتا ہوں زندگی اور موت کے فتنے سے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ[1]

اے اللہ! بیشک میں آپکی پناہ میں آتا ہوں گناہوں سے اور قرض سے۔

۲۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا

الٰہی! میں نے ظلم کیے اپنی جان پر ظلم بہت اور نہیں

يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ

کوئی بخش سکتا گناہ آپ کے سوا تو مجھے خاص بخشش سے نواز اپنے

عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْٓ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ[2]

ہاں سے اور رحم فرما مجھ پر بیشک تو ہی بخشنے والا مہربان ہے۔

(بقیہ صفحہ ۲۶) [1] مشکوٰۃ باب التشہد فصل اول [2] مشکوٰۃ باب الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فصل اول

---

[1] مشکوٰۃ باب الدعاء فی التشہد کی فصلِ اول میں بحوالہ صحیحین اس دُعا کے متعدد الفاظ وارد ہیں۔ اس جگہ ان سب کو جمع کرلیا گیا ہے۔ [2] مشکوٰۃ ایضاً وصحیح بخاری ص ۱۱۵ ج ۱ باب الدعا قبل السلام۔

:: www.ircpk.com :: www.ahlulhadeeth.net

ان کے علاوہ بھی تشہد میں پڑھنے کی دعائیں احادیث میں آئی ہیں۔

سلام تشہد اور دُعاؤں سے فارغ ہو کر دائیں اور بائیں جانب منہ پھیرتے ہُوئے یوں کہے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ [1]

سلام ہو تم پر اور رحمت اللہ کی

بعد نماز کے وظیفے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز ختم کرتے تو (باآوازِ بلند) یہ پڑھتے تھے:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ [2]

اللہ بہت بڑا ہے

دوسری حدیث حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوتے تو تین مرتبہ یہ پڑھتے:

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ

اللہ سے بخشش مانگتا ہوں

پھر یہ دُعا پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ

اِلٰہی! آپ سلامتی والے ہیں اور آپ سے سلامتی حاصل ہوتی ہے آپ بابرکت ہیں

[1] مشکوٰۃ باب الدعاء فی التشہد فصل دوم
[2] مشکوٰۃ باب الذکر بعد الصلوٰۃ فصل اول

يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔ [1]

اے بزرگی اور عزت والے۔

تیسری حدیث حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا، مجھے تم سے محبت ہے۔ میں نے عرض کیا، مجھے بھی آپ سے محبت ہے۔ فرمایا، نماز کے بعد ہمیشہ یہ دُعا پڑھا کرو:

رَبِّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ [2]

اِلٰہی! مجھے مدد دے کر میں آپ کی یاد، آپ کا شکر اور آپ کی خوب عبادت کرتا رہوں

چوتھی حدیث حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد یہ پڑھتے تھے:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں، اُسی کی

الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

بادشاہی ہے اور وہی سزاوارِ حمد وثنا ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔

اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا

اِلٰہی! نہیں روک سکتا جو آپ عطا کریں اور نہیں کوئی دے سکتا جو چیز

[1] مشکوٰۃ باب الذکر بعد الصلوٰۃ۔ فصل اول
[2] مشکوٰۃ باب الدعا فی التشہد۔ فصل دوم

Islamic Research Centre Rawalpindi

:: www.ircpk.com :: www.ahlulhadeeth.net

مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔ [1]

آپ روک دیں اور نہیں فائدہ دے سکتی کسی دولت مند کو آپکے عذاب سے دولت۔

پانچویں حدیث

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز ختم کرتے تو بلند آواز سے پڑھتے: [2]

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کی

الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

بادشاہی ہے اور وہی سزاوار حمد وثنا ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ۔ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

نہیں ہے طاقت نقصان سے بچنے کی اور فائدہ حاصل کرنے کی مگر اللہ کیساتھ۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ

وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ

اور ہم صرف اسی کی عبادت کرتے ہیں نعمتیں پہنچانا اور فضل کرنا اسی کا کام ہے

وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

اسی کے لیے ہے اچھی تعریف نہیں ہے کوئی عبادت کے لائق مگر اللہ

[1] مشکوٰۃ باب الذکر بعد الصلوٰۃ فصل اول

[2] مشکوٰۃ باب الذکر بعد الصلوٰۃ فصل اول کتاب الام امام شافعی ص ۱۱۰ ج اول

مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ

اُسی کے لیے ہے ہماری اطاعت اگرچہ کافر بُرا مانیں

چھٹی حدیث

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ان کلمات کا نماز کے بعد وِرد کرے گا، اس کے گناہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہونگے تو بھی بخشے جائیں گے:

سُبْحَانَ اللّٰهِ ۳۳ مرتبہ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ۳۳ مرتبہ اللّٰهُ أَكْبَرُ ۳۴ مرتبہ

اللہ پاک ہے۔ ہر تعریف اللہ ہی کیلیے ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے۔

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اُس کا کوئی شریک نہیں اسی کی

الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ایک مرتبہ [1]

بادشاہی ہے اور وہی سزاوار حمد وثنا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

ساتویں حدیث

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا، منبر پر فرما رہے تھے کہ جو شخص ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے اُسے بہشت میں داخل ہونے سے سوائے موت کے کوئی چیز روکنے والی نہیں (یعنی مرتے ہی بہشت میں داخل ہو جائے گا) [2]

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں آیت الکرسی اور سورۃ اخلاص دونوں کو ملا کر پڑھنے کی یہ فضیلت بیان فرمائی گئی ہے۔ [3]

[1] مشکوٰۃ باب الذکر بعد الصلوٰۃ فصل اول [2] مشکوٰۃ ایضاً فصل سوم

[3] الترغیب والترہیب ص ۴۷۰ ج ۲ طبع مصر

Islamic Research Centre Rawalpindi

دُعائے قنوت

حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دُعا سِکھائی تاکہ مَیں اسے نمازِ وتر میں پڑھا کروں[۱]:

اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ فِیْمَنْ هَدَیْتَ وَعَافِنِیْ فِیْمَنْ

یا اللہ! ہدایت دے مجھے ان میں (داخل کرکے) جنکو آپنے ہدایت دی اور عافیت دے مجھ کو اُن میں

عَافَیْتَ وَتَوَلَّنِیْ فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ وَبَارِكْ لِیْ فِیْمَا

جنکو آپنے عافیت دی اور کارساز بن میرا اُن میں جن کی آپنے کارسازی فرمائی اور برکت دیجیو میرے لیے

اَعْطَیْتَ وَقِنِیْ شَرَّ مَا قَضَیْتَ فَاِنَّكَ تَقْضِیْ وَلَا

اس میں جو مجھے دے رکھا ہے آپنے اور بچا مجھ کو اس تکلیف سے جس کا آپنے فیصلہ کر رکھا ہے اسلیے کہ

یُقْضٰی عَلَیْكَ اِنَّهٗ لَا یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ وَلَا یَعِزُّ

آپ خود فیصلہ کرتے ہیں اور نہیں فیصلہ کیا جاسکتا آپکے فیصلہ کیخلاف بلاشبہ نہیں ذلیل ہوتا وہ جس سے آپ محبت کریں

مَنْ عَادَیْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ نَسْتَغْفِرُكَ[۲]

اور نہیں عزت پاسکتا جس سے آپ دشمنی رکھیں برکت والے ہیں آپ اے ہمارے رب اور بلند ہیں۔ ہم سب آپ سے

وَنَتُوْبُ اِلَیْكَ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلَی النَّبِیِّ۔[۳]

بخشش چاہتے ہیں اور رجوع کرتے ہیں آپ کی طرف اور رحمت اللہ کی نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) پر

[۱] مشکوٰۃ باب سجود القرآن فصل دوم، عون المعبود ص ۵۲۳ جلد اول [۲] قیام اللیل (امام مروزی) ص ۲۹۶ [۳] حصن حصین ص ۵۵، سنن بیہقی ص ۹ (باقی برصفحہ ۱۵)

وِتروں کے بعد یہ کلمات تین بار پڑھے جائیں۔ تیسری بار بلند آواز سے:

سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ

Islamic Research Centre Rawalpindi